رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | فون نمبر ۴۴۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

نمبر ۳۵ | اتوار ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ، ۲۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۱ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"فلو کا بڑا سخت حملہ ہوا تھا آج طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام صحت تو بہتر ہے، لیکن بلڈ پریشر ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

● مکرم برادرم کمال الدین خان صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فومنیہ (غانا) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۱ء کو دو بچوں کے بعد تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود (عثمان خان) مکرم عبدالرحمٰن صاحب بی اے ایل ایل بی سابق مبلغ انچارج امریکہ کا پوتا اور محترم شیخ محبوب الٰہی صاحب بی اے ایل ایل بی (مرحوم) سابق پروجیکٹ مینیجر سیمنٹ فیکٹری فاروقیہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ نومولود کو ہر دو خاندانوں کے لیے روحانی اور جسمانی برکات کا موجب بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین ہے۔

(محمد اسماعیل منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

● جماعت احمدیہ لاہور کے ایک مخلص مخیر مہمان نواز اور انتھک کارکن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ان کی بینائی پر بھی اثر ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کام کرنے والی صحت مند لمبی زندگی عطا کرے۔

(گیانی عباد اللہ مینیجر الفضل ربوہ)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے۔ دیگر ایام میں ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

ہر قسم کی ملاقات کے لئے پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے جس کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت سے تحریری طور پر درخواست بھجوانی چاہیئے۔ براہ کرم پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

(حمید احمد کلیم۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

ہمارے خدا کی اصل حقیقت ہی یہی ہے کہ وہ ایک مبدءِ فیضِ وجود ہے

ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے

نادان ہے وہ جو اللہ کی قدرتوں کا انکار کرے اور احمق ہے وہ جو اعتراض کرے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور ان کی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادۂ الٰہی سے اور اس کے اشارہ سے ہی سب کچھ ہو گیا تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قوتوں والا ہے۔ تیرے کام کیسے عجیب اور وراء العقل ہیں۔ نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں کا انکار کرے اور احمق ہے وہ جو تیری نسبت یہ اعتراض پیش کرے کہ اس نے ان چیزوں کو کس مادہ سے بنایا؟ (نسیم دعوت صفحہ ۶۰ حاشیہ)

"خدا تعالیٰ جو ہمارا خدا کہلاتا ہے اس کی خدائی کی اصل حقیقت ہی یہی ہے کہ وہ ایک مبدءِ فیض وجود ہے۔ جس کے ہاتھ سے وہ سب وجودوں کا نمود ہے۔ اُسی سے اس کا استحقاق معبودیت پیدا ہوتا ہے اور اسی سے ہم بخوشی دل قبول کرتے ہیں کہ اس کا ہمارے بدن و دل و جان پر قبضہ استحقاقی قبضہ ہے۔ کیونکہ ہم کچھ بھی نہ تھے۔ اسی نے ہم کو وجود بخشا۔ پس جس نے عدم سے ہمیں موجود کیا وہ کامل استحقاق سے ہمارا مالک ہے۔"

(شحنۂ حق صفحہ ۱۰۲)

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۹)

"خدا کبھی معطل نہیں ہوگا۔ ہمیشہ، خالق، ہمیشہ رازق، ہمیشہ رب، ہمیشہ رحمان، ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا۔ میرے نزدیک ایسے عظیم الشان جبروت والے کی نسبت بحث کرنا گناہ میں داخل ہے۔ خدا نے کوئی چیز منوانی نہیں چاہی جس کا نمونہ یہاں نہیں دیا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۷)

"وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا اس نے ..... فرمایا ..... میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔" (ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۸)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
۲۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیش بہا نصیحت

دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہونے اور عاقبت کو سنوارنے کے تعلق میں ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رو سے محاسبۂ نفس کی اہمیت پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ محاسبۂ نفس کی اِس اہمیت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو نفس کا محاسبہ کرنے کی بہت ہی پُراثر انداز میں تلقین فرمائی ہے اور نہایت ہی پُرحکمت طریق پر نئے نئے پیرایہ میں انہیں یہ باور کرایا ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرکے اپنی زندگیوں کو دینی اور دنیوی لحاظ سے کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر آن اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہیں کہ وہ اپنے اعمال و کردار سے اپنے لئے کس قسم کا مستقبل تیار کر رہے ہیں اور تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوکر اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لئے کیا آگے بھیج رہے ہیں۔ فی الوقت ہم اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت ہی پر معارف خطبات میں سے دو روح پرور اور انتہائی مؤثر اقتباس درج کرتے ہیں تاکہ محاسبۂ نفس کے قرآنی احکام کی بنیادی اہمیت اور ان میں پوشیدہ حکمت اچھی طرح واضح ہو سکے۔

کتب احادیث میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو محاسبۂ نفس کی پُرزور تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَ مَهِّدُوْا لَهَا قَبْلَ اَنْ تُعَذَّبُوْا وَتَزَوَّدُوْا لِلرَّحِيْلِ قَبْلَ اَنْ تُزْعَجُوْا فَاِنَّمَا هُوَ مَوْقِفُ عَدْلٍ وَّقَضَاءِ حَقٍّ وَّلَقَدْ اَبْلَغَ فِي الْاِعْذَارِ مَنْ تَقَدَّمَ فِي الْاِنْذَارِ۔ (خطبات نبوی ص۵۴)

ترجمہ:۔ حساب خداوندی سے پہلے اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرلو اور عذاب سے پہلے اس دن (یعنی روز قیامت) کے لئے راستہ تیار کرلو اور وقت سے پہلے کوچ کا سامان مہیا کرلو کیونکہ وہ عدل و انصاف اور فیصلۂ برحق کا مقام ہے۔ جس نے پہلے سے ڈرایا اس نے کسی قسم کی کوتاہی کئے بغیر اپنا فرض ادا کر دیا۔

اِس نہایت ہی بلیغ خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے کہ اس دن سے پہلے پہلے کہ خدا تعالیٰ تمہارے اعمال کا تم سے حساب لے تم خود ہی اپنے نفسوں اور اعمال کا محاسبہ کرکے اپنی ہر کجی کو دور کرلو اور بالکل سیدھے اور زرِ خالص کی طرح کھرے بن جاؤ۔ مراد یہ ہے کہ قبل اس کے کہ موت آکر اعمال کے سلسلہ کو ختم کر دے اور تلافیٔ مافات کی راہ ہمیشہ کے لئے مسدود ہو جائے تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے نفسوں کا محاسبہ کرکے اور اپنے اعمال کا جائزہ لے کر ہر غفلت، کوتاہی اور لغزش کی تلافی کر لو۔ ظاہر ہے کہ موت کا معیّن وقت کسی کو معلوم نہیں موت تو کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت اور اس تلقین کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت اور ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور ہمیشہ ہی اصلاحِ اعمال کی فکر میں لگا رہے۔ اسی طرح وہ اپنے مستقبل اور اپنی آخرت کو سنوار سکتا ہے۔ اگر انسان ذرا بھی غافل ہوا اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوگئی تو پھر بجز حسرت کے اور کوئی چارۂ کار نہ ہوگا۔

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی حکیمانہ انداز میں لوگوں کو محاسبۂ نفس کی طرف توجہ دلائی۔ آپؐ نے محاسبۂ نفس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے انہیں یہ باور کرایا کہ اگر انسان سوچے اور غور کرے تو وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ وہ دو خطروں میں گھرا ہوا ہے ایک ماضی کا خطرہ اور ایک مستقبل کا خطرہ۔ اگر ماضی میں اس نے نیک عمل کئے ہیں تو بھی وہ اِس لحاظ سے خطرہ میں ہے کہ نہ معلوم ماضی میں کئے ہوئے اعمال قبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ اور مستقبل تو ہوتا ہی تاریکی میں ہے۔ اور اِس بناء پر خطرہ سے خالی نہیں ہوتا انسان نہیں جانتا کہ مستقبل میں عمل کی توفیق ملتی ہے یا نہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو محاسبہ کا اصل موقع وہی ہے جس میں سے انسان گذر رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ زمانۂ حال میں یعنی اس وقت میں جس میں سے وہ گذر رہا ہے ساتھ کیساتھ اپنے نفس کا محاسبہ کرکے نیک اعمال بجالانے میں کوشاں رہے اسی طرح وہ اپنے مستقبل اور آخرت کے لئے توشہ مہیا کر سکتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے اس نہایت ہی پُرحکمت اور بصیرت افروز خطبہ میں فرمایا:۔

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَ اِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ۔ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ۔ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ فِيْهِ فَلْيَاْخُذِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَمِنَ الشَّبِيْبَةِ قَبْلَ الْكِبَرِ، وَمِنَ الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَوْتِ۔ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَّلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ۔

(خطبات نبوی ص۲۹-۳۰)

ترجمہ:۔ لوگو! تمہارے لئے شرعی حدود مقرر ہو چکی ہیں پس ان تک پہنچ کر تمہیں رُک جانا چاہیئے۔ اور تمہارے لئے عالمِ آخرت ایک منتہیٰ ہے پس تم عمل صالح کرکے وہاں پہنچو۔ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دو خوفناک حالتوں میں گھرا ہوا سمجھے، ایک گذری ہوئی حالت کہ نہ معلوم خدا سابقہ اعمال کو قبول فرماتا ہے کہ نہیں اور ایک آنیوالی حالت کہ معلوم نہیں اس وقت عمل صالح کی فرصت ملتی ہے کہ نہیں۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے لئے اپنا توشہ تیار کرنے کی فکر کرے اور دنیا میں رہ کر اپنی عاقبت سنوارے۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی میں اور موت سے پہلے زندگی میں عمل صالح بجالائے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ مرچکنے کے بعد عتاب اور خجالت دور کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ملے گا اور نہ دنیا کے بعد جنت یا دوزخ کے سوا کوئی تیسرا ٹھکانا ہوگا۔

الغرض یہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر خطبات جن میں آپؐ نے محاسبۂ نفس کی اہمیت ذہن نشین کرائی ہے علم و دانش اور حکمت و موعظت کا نہایت بیش بہا خزینہ ہیں۔ ان کے مطالعہ سے روح پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور یہ حقیقت منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل محاسبۂ نفس کی یہ صفت صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کرنے کا موجب بنی اور وہ روحانیت میں ترقی کرکے کہیں سے کہیں جا پہنچے حتیٰ کہ ان کا وجود آسمان روحانیت کے درخشندہ ستاروں کی حیثیت اختیار کر گیا۔ اور وہ ایک جہان کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ٹھہرے۔ حقیقت یہی ہے کہ اپنی زندگیوں میں انقلاب لاکر حقیقی عبد بننے کے لئے محاسبۂ نفس از بس ضروری ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو اپنے اپنے نفوس کا محاسبہ کرنے اور اس سے کسی حال میں غافل نہ ہونے کا حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پرحکمت اور بصیرت افروز انداز میں اس کی اہمیت ذہن نشین کرائی ہے۔

ہر خادم کو قرآنِ کریم کا ترجمہ جاننا چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں ناظرہ بھی پڑھائیں ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں۔ اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم با ترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ احمدیت

- دو مضبوط جماعتوں کا قیام
- چودہ خاندانوں کا قبول احمدیت
- قرآن پرائمری سکول کے اجرا کی تیاریاں

مرسلہ:- پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور ایدہ اللہ

مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر مبلغ مقیم مساکا (یوگنڈا) کے خطوط کے بعض اقتباسات خلاصۃً ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں لکھے۔ ان اقتباسات سے یوگنڈا میں تبلیغ احمدیت کے سلسلہ میں جماعت کی سرگرمیوں پر روشنی پڑتی ہے۔ (ادارہ)

راجہ نصیر احمد صاحب ناصر اپنے خط مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۸۱ء میں لکھتے ہیں

"الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عاجز کے علاقہ کے متعلق حضور اقدس کی دعاؤں کے نتائج ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

مساکا سے تقریباً پچاس میل کی دشوار گذار مسافت پر چالے نامی ایک قصبہ آباد ہے۔ وہاں کے ایک معمر احمدی دوست نے قصبہ سے باہر ایک مسجد بنائی ہوئی تھی اس کے تین نوجوان لڑکے بھی احمدی تھے۔ عاجز کو ۱۹۷۲ء میں اس علاقہ میں جانے کا موقعہ ملا۔ بعد ازاں مذکورہ دوست فوت ہو گئے اور پھر ۱۹۷۴ء میں یوگنڈا میں جماعت پر پابندی لگا دی جانے کی وجہ سے مرحوم دوست کے تینوں بیٹوں سے کوئی رابطہ قائم نہ رہ سکا اور اس طرح یہ لوگ عملاً مسلم سپریم کونسل میں شامل ہو گئے۔

قصبہ کے اندر صرف ایک ہی مسجد ہے اس کے مالک اور امام کا نام حاجی بدرو ہے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور اقدس کی دعا سے حاجی بدرو صاحب، قصبہ کے منتظم اعلیٰ حاجی ادریس، اس مسجد کا مؤذن، ایک سرکردہ ۱۰ اور ان امام صاحب کے زیر اثر سات مزید افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے مسجد جماعت احمدیہ کے حوالہ کر دی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

قصبہ کے باہر واقع ہماری مسجد بھی اسی دورہ کے دوران ہمیں واپس مل گئی ہے اور مذکورہ تین بھائیوں میں سے دو واپس آگئے ہیں جو بڑے اخلاص سے پیش آتے اور تعاون کرتے رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ قبل ازیں ہمارے معلم صاحب نے ان سے واپس آنے کے لئے کہا لیکن وہ عذر کرتے رہے کہ جبتک وہ پاکستانی مبلغ یہاں نہیں آتے جو ۱۹۷۲ء میں آئے تھے ہم آپ کے ساتھ شامل نہیں ہوں گے۔ سو عاجز نے جاتے ہی ان کو اطلاع بھجوائی اور وہ چلے آئے۔ اب دونوں بھائی حج بھی کر چکے ہیں۔ عندالملاقات بڑے بھائی حاجی موسیٰ نے آبدیدہ ہو کر بتایا کہ میں حج کے دوران بھی آپ کو تلاش کرتا رہا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور اقدس کی دعا سے اس قصبہ میں اب ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور قصبہ کی دونوں مساجد جماعت احمدیہ کے مخلص احباب کی نمازوں اور دعاؤں سے آباد ہیں۔ قصبہ ہذا کے چودہ سربراہان کنبہ اپنے گھرانوں کے جملہ افراد سمیت بڑے اخلاص کے ساتھ داخل احمدیت ہو چکے ہیں۔ ان سب کی کل تعداد تقریباً اسّی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امام مسجد حاجی بدرو صاحب جماعت احمدیہ کے شائع کردہ لوگنڈا اور سواحیلی ترجمۃ القرآن کے ذریعہ پہلے ہی دل سے احمدی تھے مگر ظاہری طور پر انہوں نے اب بیعت کی سعادت حاصل کی ہے اس قصبہ کے غیر احمدی اب علیحدہ مسجد

امام صاحب بھی عاجز سے ملنے آئے۔ ان کی حالت نہایت قابل رحم تھی عاجز کو ان پر بہت رحم آیا اور انہیں تحریک کی کہ بلا حیل و حجت احمدی ہو جائیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس قصبہ کے جملہ احمدی اور غیر احمدی بڑی شدت کے ساتھ قرآن سکول کھولے جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کی ضرورت اور مطالبہ اس قدر شدید تھا کہ عاجز کے لئے موقعہ پر ہی فیصلہ کرنا ناگزیر ہو گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ان سے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ نئے تعلیمی سال یعنی یکم جنوری ۱۹۸۲ء سے یہاں پر احمدیہ قرآن پرائمری سکول کام شروع کر دے گا۔ چنانچہ گاؤں کے بچے تین سال میں قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ ساتھ تین جماعتیں بھی پاس کر سکیں گے۔ نیز اسلامی تعلیمات سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ ترجمۃ القرآن سیکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ جملہ اہل دیہہ نے اس تجویز پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ابتدا میں یہ سکول مسجد میں جاری کیا جائے گا۔ بعد ازاں مقامی احباب اور احمدیہ مشن کی مدد سے مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں سکول کی عمارت تعمیر کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ یہ پلاٹ حاجی بدرو صاحب کا تھا اب وہ اسے مسجد کے نام وقف کر چکے ہیں۔ خاکسار سکول کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب سے ملاقات کر چکا ہے۔ ہر دو نے تعاون کا وعدہ کیا ہے۔

اس دورہ کے دوران بہت سے عیسائیوں کو بھی پیغام حق دینے کا موقع ملا۔ قصبہ کے میئر عاجز کے آنے کی خبر سنتے ہی تشریف لے آئے اور خوش آمدید کہا نیز خواہش ظاہر کی کہ خاکسار اگلے روز ان کے ہاں جائے تا وہ باقاعدہ خوش آمدید کہہ سکیں دوسرے دن جب خاکسار معلم عثمان صاحب اور مکرم حاجی ادریس صاحب کے ہمراہ میئر صاحب کے ہاں پہنچا تو انہوں نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جواباً خاکسار نے ان کے حسن سلوک کا شکریہ ادا کیا اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ علاقہ کے تین چیفس سے بھی ملاقات ہوئی۔ ایک چیف نے آئندہ دورہ کے دوران اپنی کاؤنٹی آنے کی دعوت دی جسے عاجز نے قبول کر لیا۔

قصبہ چالے سے آٹھ میل دور ایک گاؤں بیاکبانڈا ہمارے معلم مکرم عثمان صاحب کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس گاؤں میں خدا کے فضل سے ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ مکرم معلم صاحب نے ہمت کر کے ایک کچی مسجد بنائی ہے جو شدید بارشوں میں استعمال کے قابل نہیں۔ اس جگہ بھی ایک سکول اور مسجد کا مطالبہ ہو رہا ہے اس گاؤں میں عیسائی نوجوان خاص طور پر بہت متاثر ہیں۔ ایک عیسائی نوجوان نے جس سے کئی بار ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ خاکسار کو بتایا ہے کہ ہم لوگ تقریباً احمدی ہو چکے ہیں۔ البتہ ختنہ کرانا بہت مشکل ہے۔ اسی گاؤں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک نشان بھی ظاہر فرمایا۔ اور وہ اس طرح کہ جب عاجز پہلی دفعہ وفد کے ساتھ گذشتہ سال اس گاؤں میں دورہ کیلئے گیا تو وہاں سخت خشک سالی تھی۔ اگلے روز جب ہم چیف صاحب کے ہاں جلسہ کر رہے تھے اور چیف صاحب بھی موجود تھے۔ اس وقت زبردست بارش شروع ہو گئی۔ عاجز نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ عاجز اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا تھا کہ اس وفد کی آمد کی برکت کے نشان کے طور پر اللہ تعالیٰ بارش دے گا۔ خدا کی شان جب جولائی ۱۹۸۱ء میں عاجز دوبارہ اس جگہ دورہ پر گیا تو اللہ تعالیٰ نے پھر بارش بھیج دی۔ چنانچہ گاؤں کے سب لوگ کیا عیسائی اور کیا مسلمان کہنے لگے کہ آپ کا آنا تو ہمیں یاد رہے گا کہ جب آپ آتے ہیں تو بارش بھی ساتھ ہی آتی ہے۔ عاجز جب ۱۵ اگست ۱۹۸۱ء کو تیسری بار گاؤں کے دورہ پر گیا تو اللہ تعالیٰ نے پھر بارش نازل فرمائی۔ چنانچہ ایک عیسائی نوجوان نے آکر کہا کہ اب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے دوسرے لوگ بھی آکر مبارکباد دیتے رہے۔ ایک عیسائی نے کہا کہ آپ یہاں ہی رہیں۔ تا ہمیں بارش ملتی رہے یاد رہے کہ اس علاقہ میں عموماً بارش بہت کم ہوتی ہے۔

مکرم راجہ نصیر احمد صاحب اپنے خط محررہ ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"۲۸ اگست ۱۹۸۱ء کو خاکسار ایک بار پھر اس گاؤں کے دورہ پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا کے ہمراہ گیا۔ بہت سے عیسائی اور غیر از جماعت دوست بھی مسجد میں تشریف لائے۔ تین افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اور نماز جمعہ کے بعد مقامی جماعت نے جملہ حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ مقامی چیف صاحب بھی دعوت میں شریک تھے اور انہوں نے کھانے کے بعد استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے تعاون کا یقین دلایا بعد ازاں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو نماز عصر تک اور پھر عصر کے بعد شام کے چھ بجے تک جاری رہا۔ بہت سے لوگوں نے بیعت فارم بھی حاصل کئے تاکہ وہ غور کر کے بیعت کر سکیں۔ اگلے روز ہم مساکا سے چودہ میل دور ایک ایسے گاؤں پہنچے جہاں جماعت تو موجود تھی مگر بندہ کو اس کے بارہ میں کوئی علم نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے بندہ کو ٹرانسپورٹ عطا فرما کر اس جماعت سے رابطہ کا انتظام فرمایا۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد

(مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب زعیم انصار اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

اولاد کی خواہش تو ہر شخص ہی کرتا ہے بالخصوص اگر نرینہ اولاد نہ ہو تو بعض لوگ جو مسلمان کہلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا پر شاکر نہیں رہتے اپنی پہلی بیوی کی موجودگی میں یا اُسے طلاق دے کر اور شادی محض اس لئے رچا لیتے ہیں کہ اُن کے ہاں اولاد ہو لیکن اپنی اولاد کی عمدہ تربیت کرنے اور اسے نیک چلن اور فرمانبردار بنانے کے لئے بہت کم کوشش کی جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اُسے سکول میں داخل کروا کر سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ یا یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ محلہ میں زعیم یا مربّی اطفال موجود ہیں جو ان کے بچوں کی تربیت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ سکول میں بچہ اگر جاتا ہے تو انہیں معلوم کرتے رہنا چاہیئے کہ سکول میں اس کے ساتھی اور ماحول کیسا ہے؟ مربّی اطفال کے پاس بچہ زیادہ سے زیادہ گھنٹہ آدھ گھنٹہ رہتا ہے۔ زیادہ وقت تو بچے اپنے گھروں یا محلہ میں ہی گزارتے ہیں جن کے حرکت و سکون کی نگرانی والدین پر ہی عائد ہوتی ہے۔

ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی قیمتی شئے ہوتی ہے وہ اس کی قدر و قیمت کے مطابق اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے بلکہ بعض اوقات وہ اسے اپنی بڑائی کی خاطر دوسروں کو دکھاتا بھی رہتا ہے تا لوگ اس کی تعریف کریں لیکن افسوس ہے کہ ہم نے بالخصوص آج کے زمانہ میں یہ کبھی نہیں سوچا کہ ہمارے بچے نہ صرف ہمارا ذاتی بلکہ ہمارا قومی سرمایہ بھی ہیں جن پر آگے چل کر ان کے خاندان اور قوم کی بہت بڑی ذمہ داری پڑنے والی ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنے اس قیمتی سرمایۂ حیات یعنی بچوں کی پوری پوری دیکھ بھال بلحاظ جسمانی صحت، اخلاق، علمی اور روحانی نشو و نما کے نہیں کریں گے تو اَور کون کرے گا۔ جس طرح ہم اپنی کسی قیمتی چیز کی حفاظت اور دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں مثلاً زیور خراب ہو گیا تو ہم اُسے بروقت سنار سے دھلوانے یا مرمّت کروانے کی سوچتے ہیں ٹھیک اسی طرح ہماری اولاد حق رکھتی ہے کہ ہم اس کی ہر ممکن حفاظت اور تعلیم و تربیت کرتے رہیں۔ جس قدر وہ نیک چلن، ذہین اور ملک و ملّت کے لئے قابل فخر بنتی جائے گی اُسی قدر ہماری نیک نامی ہوگی اور ہم اس کی طرف سے تسلی پاتے رہیں گے اور اگر خدانخواستہ ہم نے اپنی اولاد کی طرف سے کوئی کوتاہی اور غفلت برتی جس کے نتیجہ میں وہ کسی بری صحبت کا شکار ہو گئی تو اس کی بدنامی کے ساتھ ہماری اور ہمارے خاندان کی بھی بدنامی ہوگی اور جماعت پر علیحدہ حرف آئے گا تو ایسی اولاد کا کیا فائدہ؟

بچہ فطری طور پر گھر میں ہر چیز پر بڑی گہری نظر رکھتا ہے۔ اس کے ماں باپ اور دوسرے عزیز اگر گھر میں تلاوت قرآن کریم نہیں کرتے۔ نماز نہیں پڑھتے۔ باپ گھر میں موجود ہو اور باہر سے کوئی شخص ان کے متعلق دریافت کرنے آئے اور باپ اسے ملنا نہ چاہے تو بچے کو کہتا ہے کہ جا کر کہہ دو وہ گھر میں نہیں ہیں تو بچہ یہ سب کچھ دیکھتا ہے اور اپنے والدین کی تقلید کرتا ہے۔ یہ پہلی غفلت اور جھوٹ ہے جو بچہ اپنے گھر میں سیکھتا ہے یہاں استاد یا اس کا مربّی کیا کرے گا جبکہ بچے کو اپنے باپ کی تقلید کرنے میں زیادہ آسانی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ باپ اپنے بچے کی تربیت کی خاطر اسے کہہ سکتا ہے کہ جا کر کہہ دو کہ ابّا جان اس وقت آپ سے نہیں مل سکتے پھر کسی وقت مل لینا۔

باپ یا ماں گھر میں خود تلاوت قرآن کریم کریں اور اپنے پاس بچے کو بھی بٹھا کر اُسے قرآن مجید کے جستہ جستہ ضروری مقامات آنے پر گزرے ہوئے قصص اور واقعات اس کو کہانی کے رنگ میں بتاتے رہیں تو یقیناً بچہ ان سے بہت متاثر ہوگا۔ وہ سمجھ لے گا کہ باپ یا ماں نے قرآن مجید سے جو اللہ میاں کی پاک کتاب ہے یہ قصہ یا واقعہ بتایا ہے یہ بالکل سچا ہے۔ تاریخ کے اوراق سے اسلام کے نامور سپوتوں کے سنہری کارنامے بچوں کو سنائے جائیں تو یقیناً اُن کے اندر اسلامی اخلاق اور شجاعت پیدا ہوگی۔ سورۂ لقمان تربیتی لحاظ سے بڑی عظیم الشان سورت ہے جس کی تلاوت کرتے ہوئے والدین اپنے بچوں کو وہی نصائح کر سکتے ہیں جو حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو فرمائی تھیں کہ بیٹا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اَور ہستی کو شریک نہ بنائیو! ہر وقت اللہ کی نعمتوں کا شکر کرتے رہو۔ والدین کی فرمانبرداری اور خدمت کو اپنا فرض سمجھنا۔ دیکھو ماں نے تمہیں کتنی تکلیف اور مشقت برداشت کر کے پہلے تمہیں نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھ کر پرورش کی۔ پھر اپنی چھاتی کا دودھ ۲ سال پلا کر پالا پوسا۔ ادھر باپ کس محنت مشقت سے روزی کما کر لاتا رہا کہ اپنے سارے بال بچوں کے لئے کھانے، کپڑے اور تعلیم کا بندوبست کرے تاکہ سب بچے جسمانی اور ذہنی لحاظ سے پرورش پا سکیں۔ اور یہ والدین کا احسانِ عظیم ہے اپنے بچوں پر جسے انہیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر یہی سورت والدین کو اپنے بچوں کی نیک تربیت کرنے کی بھی تعلیم دیتی ہے کہ بچوں کو نیک صحبت اور تقویٰ اور پاکیزگی اختیار کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کے بندوں سے نیک سلوک کرتے رہنا چاہیئے۔ کبھی زمین پر فخر اور امیری کے غرور سے اکڑ اکڑ کر نہیں چلنا چاہیئے بلکہ نہایت ہی وقار کے ساتھ چلنا پھرنا چاہیئے۔ ہر نیک کام میں صبر و استقلال اختیار کرنے سے ترقیات کے راستے کھلتے ہیں۔ عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ سب لوگوں کے ساتھ ہی جن کے ساتھ ملنے جلنے یا کام کرنے کا موقع ملے تو بڑی دیانتداری اور وفاشعاری کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیئے کیونکہ اپنے لئے تو سب ہی جیتے ہیں زندگی میں بہتر ہے زندگی میں اَوروں کے کام آنا کیونکہ قرآن مجید اور ہمارے رسول پاک حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی تعلیم ہے کہ ہم کسی کو دھوکہ نہ دیں۔ جس طرح اپنے لئے بہتری سوچتے ہیں اُسی طرح اپنے بھائیوں اور دوستوں کے لئے بھی بہتری ہی سوچیں۔ ہر قسم کے تکبّر، دغا اور فریب سے بچتے رہیں ہمیں چوری، بدنظری، جھوٹ اور غیبت سے نفرت ہو۔ ہمیشہ صادقوں اور راست بازوں اور خدا دوستوں کی صحبت اختیار کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہوٹلوں اور راستوں میں بیٹھ کر لچّر اور فضول باتوں سے پرہیز کی جائے۔ اس طرح جب بچے اپنے والدین یا بھائی بہنوں کے ساتھ بیٹھ کر قرآن مجید کی پاکیزہ تعلیم سنیں گے تو ان کی طبائع پر بچپن میں ہی انشاء اللہ بہت اچھا اثر پڑے گا اور بچپن میں سُنی اور سمجھی ہوئی باتیں ان کی آئندہ زندگی کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں گی۔

ہر عادت شروع میں بالکل معمولی معلوم ہوتی ہے لیکن آہستہ آہستہ وہ اتنی راسخ اور مضبوط ہو جاتی ہے کہ پھر اس کا چھوڑنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ کسی نے خوب ہی کہا ہے کہ

؎ جو دھاگوں کا بنے رسّہ تو اس کا ٹوٹنا مشکل
جو عادت ہو گئی پکّی تو اس کا چھوٹنا مشکل

معمولی گولی کا دھاگہ کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہر چھوٹا دودھ پیتا بچہ بھی اسے توڑ دیتا ہے لیکن اگر وہی دھاگہ پانچ چھ دھاگے ملا کر بٹ لیا جائے تو پھر وہ آسانی سے ٹوٹ نہیں سکتا۔ پانی کا قطرہ کچھ بھی طاقت نہیں رکھتا لیکن یہی پانی کا قطرہ قطرہ اگر پتھر پر مسلسل گرتا رہے تو اس پتھر پر ان قطروں کے مسلسل گرتے رہنے سے ہی گڑھا سا پڑ جاتا ہے۔ یہی حال ہماری عادات کا ہے۔ اگر ہم نے ایک دفعہ جھوٹ بولا تو پہلی دفعہ دل میں شرمندگی ضرور پیدا ہوگی۔ دوسری دفعہ بولا پھر بھی دل ملامت ضرور کرے گا لیکن پھر وہی جھوٹ اگر آہستہ آہستہ عادت بن گئی تو سمجھ لیں کہ اس کی وجہ سے بچے کے اندر بہت سی دوسری خرابیاں بھی پیدا ہوتی چلی جائیں گی جو بچوں کو نہ گھر کا رکھیں گی نہ گھاٹ کا۔

آپ نے غور کیا ہوگا کہ بعض لوگ بعض الفاظ یا گالیوں کو اپنا تکیہ کلام بنا لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ الفاظ اور گالیاں اُن کی عادت میں داخل ہو جاتی ہیں اور انہیں محسوس نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ بعض اوقات اسی فحش قسم تکیہ کلام کی وجہ سے نہ صرف شرمندگی بلکہ لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں اور ہمارے بچوں کو اپنی زبان پر ہر ممکن کنٹرول رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے جو ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

حضرت المصلح الموعود نے کتنے درد کے ساتھ بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دلِ آرام نہ ہو
عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر تیرِ الہام نہ ہو
جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اس کو
علم کے نام سے پُر تابع اوہام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصّہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیٔ حکّام نہ ہو
تم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو
سیلف ریسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بیشک
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

تو پیارے نونہالو اور عزیزو! تم اگر دنیا و دین میں نیک نام بننا چاہتے ہو تو اس کے لئے تمہیں اپنی عادات کی اصلاح کرنی ہوگی اور یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم احمدی بچے ہیں اور ہر احمدی بچہ بفضلہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اسلام کے نامور بچے وہ ہیں جنہوں نے بدر کے معرکہ میں کفار کے جرنیل ابوجہل کو آنکھ جھپکتے ہی قتل کر ڈالا۔ وہ اور اس کے لشکری اس کا کوئی بچاؤ نہ کر سکے۔ عزیزو وہ تو تلوار کا جہاد تھا۔ اب تمہارے سامنے تبلیغ کا جہاد ہے اور ہم اس جہاد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہمیں دینِ حق کی پاکیزہ تعلیم اور اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبیوں کا پورا علم نہ ہو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہمارا قول اور فعل ایک نہ ہو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم اپنے کردار اور افعال سے، دل سے اور زبان سے، اپنے چلن سے اور رہن سہن سے، اپنے لباس سے اور اپنے بالوں کی تراش خراش سے، اپنے اعلیٰ اخلاق اور معیاری لین دین سے یہ ثابت نہ کر دیں کہ ہم احمدی مسلمان بچے ہیں جو اپنی جان، مال، وقت اور عزت احمدیت کی خاطر قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ کوئی سیاسی طوفان ہمارے عزائم کو اپنی لپیٹ میں نہیں لے سکتا۔ ہم مرتے دم تک انشاء اللہ احمدیت کے جھنڈے کو دنیا کے سب جھنڈوں سے اونچا لہرانے کی جدوجہد کرتے رہیں گے اور اسے کبھی سرنگوں نہ ہونے دیں گے۔

وَمَا تَوْفِيقِنَا إِلَّا بِاللّٰهِ

بقیہ :- یوگنڈا صفحہ ۷ سے آگے

اور اس جماعت کو زندہ کر دیا۔ اس جماعت کے لوگ ہمیں دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ عاجز نے زندگی میں بہت کم لوگوں کو اس قدر خوش دیکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سیدی! مساکا مشن ہاؤس شہر سے باہر ہے اور ارد گرد کوئی آبادی نہیں۔ یوگنڈا میں تو ویسے بھی امن و امان کی صورت حال بہت نازک ہے۔ پھر خاص طور پر ایسی جگہ ظاہری لحاظ سے نہایت غیر محفوظ ہے جہاں ہمارا مشن ہاؤس واقع ہے۔ عاجز نے بعض مقامی احمدی احباب کو مشن ہاؤس میں قیام کی پیشکش کی جو رہائش کے مسئلہ سے دوچار ہیں۔ مگر انہوں نے امن و امان کی صورت حال کے پیش نظر انکار کر دیا ہے سیدی! ان لوگوں کو تو اختیار ہے کہ انکار کر دیں لیکن عاجز تو ایسا نہیں کر سکتا۔ حالانکہ بظاہر ایک غیر ملکی ہونے کے لحاظ سے عاجز کے لئے یہ جگہ غیر محفوظ ہے۔ حضور اقدس سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ حفظ و امان میں رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلاتا رہے آمین۔ کام بہت زیادہ ہے۔ اور ہمارے وسائل محدود۔ خاص طور پر افرادی قوت کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا ارحم الراحمین

تصحیح

"الفضل" ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۷ پر دو روزہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں مقام انعقاد "گوئی" کی بجائے کوٹلی شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کا یک روزہ اجتماع

مورخہ ۲۵ ستمبر بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کا یک روزہ اجتماع مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ تمام مجالس کو اجتماع کی اطلاع قبل از وقت کر دی گئی تھی۔ مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور مکرم نصیر احمد صاحب قمر بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ تشریف لائے

اجتماع کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم کلیم اللہ صاحب نے کی اس کے بعد خاکسار نے خدام کا عہد دوہرایا جس کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ نظم کے بعد محترم چوہدری ظفر اللہ صاحب امیر جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ نے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے خدام کو ان کی ذمہ داریوں طرف توجہ دلائی اور فرمایا اس وقت آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں سو فیصد نمائندگی کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔ اس طرح پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت علمی مقابلوں کیلئے ہوا جس میں تلاوت نظم۔ تقاریر اور عام دینی معلومات کے مقابلے کروائے گئے۔ منصفین کے فرائض سید حسین احمد صاحب اور مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب مربیان سلسلہ نے سرانجام دیئے۔

مقابلوں کے بعد تیسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترم حاجی محمد شریف صاحب ہوئی جس میں مکرم سید حسین احمد صاحب اور مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب مربیان سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد صدارتی خطاب محترم حاجی محمد شریف صاحب نے فرماتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہاں آنا اس غرض سے ہے کہ ہم جو سنیں اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں خدائے تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

کھانے اور تیاری جمعہ کیلئے وقفہ کے بعد محترم محمد اعظم اکسیر صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جمعہ کے بعد چوتھے اور اختتامی اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم مکرم کلیم اللہ صاحب نے کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام کا عہد دوہرایا۔ عہد کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب نے حضرت اقدس کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد نصیر احمد قمر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعود کے منظوم کلام سے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی جس کے بعد صدر اجلاس محترم صاحبزادہ صاحب نے علمی مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ جو گذشتہ جمعہ آپ نے ربوہ میں ارشاد فرمایا پڑھ کر سنایا۔ پھر خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا خدام کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ حضور کی خواہش اور ارشاد کیمطابق ضلع بھر کی سو فیصد مجالس کو اجتماع پر حاضر کریں

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کے ارشاد پر محترم امیر صاحب ضلع نے دعا کروائی اور دعا کے ساتھ یہ یک روزہ اجتماع خدا کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علی ذالک

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

نماز میں لذت اور ذوق پیدا کرنیکی دعا

بے ذوقی نماز کو لذت اور ذوق سے پُر نماز بنانے کے لئے حضرت اقدس نے دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ایک دعا حضور نے ملفوظات جلد چہارم میں بیان فرمائی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے فرمایا

"یہ دعا کرے کہ

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ خود اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اسی پر دوام اختیار کرے گا وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی"

ملفوظات جلد چہارم صہ ۳۲

بدظنی بہت بُری بلا ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں :-

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی یہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فردِ معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائیگا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں"

ملفوظات جلد ۱ صہ ۱

صبر کرنیوالے کا اجر

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ عقل اور جہل میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۸)

عمدہ انسان کی خاطر

"اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کریگا اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے ایسا انسان ایک بھی ہو تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا تعالیٰ ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔

..... سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۳۸۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتی جلسہ

۲ اکتوبر کو خانیوال میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں تحصیل خانیوال اور تحصیل کبیر والا کی سترہ جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے ان میں سے ۳۵۰ مرد اور ۱۳۵ مستورات اور ناصرات تھیں پچاس کے قریب غیر از جماعت احباب بھی اجلاس سے مستفید ہوئے پہلے اجلاس کی کارروائی دس بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک جاری رہی۔ اس میں مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:۔

۱۔ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب فاضل نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ — تربیت اولاد

۲۔ " مولوی لطیف احمد صاحب شاہد نمائندہ اصلاح وارشاد — تربیت جماعت

۳۔ خاکسار رحمت اللہ خان شاہد۔ مربی سلسلہ خانیوال — انبیاء علیہم السلام کی صداقت کے معیار

اجلاس کے اختتام پر حاضرین اجلاس کو کھانا پیش کیا گیا۔

۲½ بجے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ خطبہ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب فاضل نے پڑھا جس میں مرکز سلسلہ سے وابستگی کی تلقین کی گئی۔

دوسرا اجلاس نماز جمعہ کے بعد شروع ہوا جس میں محترم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان اور محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان نے خطاب کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے تحصیل کبیر والا اور تحصیل خانیوال کی جماعتوں کے صدور نے محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نے مجالس کے قائدین اور محترم صوفی محمد اسحاق صاحب فاضل نے زعماء انصار اللہ سے انتظامی اور تربیتی گفتگو کی۔ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن ملتان کے صدر ڈاکٹر مظفر احمد صاحب نے احمدی طلبا سے تعارفی ملاقات کی۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں نے اجتماعات میں شامل ہونے والے نمائندوں کے ناموں کی فہرست تیار کی جو مرکز کو ارسال کی گئی۔ ٹھیک چار بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی اور نمائندگان کو اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دی گئی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ تربیتی اجلاس بہت کامیاب رہا۔

(رحمت اللہ خان شاہد۔ مربی سلسلہ مقیم خانیوال)

شکریہ احباب و درخواست دعا

خاکسار کے بھائی کی وفات پر بہت سے عزیزوں، دوستوں اور غیر از جماعت احباب نے خطوط ٹیلی گرام اور ٹیلیفون کے ذریعہ تعزیت فرمائی اور بعض دوست خاکسار کے مکان پر تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ خاکسار کے لئے فرداً فرداً سب کو جواب ارسال کرنا مشکل ہے اس لئے بذریعہ الفضل خاکسار سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور درخواست دعا کرتا ہے کہ میری والدہ محترمہ اور اہل خانہ۔ مرحوم کی بیوی اور بچوں پر اپنا فضل فرمائے اور صحت و سلامتی سے رکھے اور ہمارے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین!

(خاکسار شیخ مشتاق احمد۔ مردان)

اعلان دارالقضاء

مکرم سید مبشر احمد صاحب باہری محلہ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ سیدہ نذیرہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ ۱۹/۷ دارالصدر ربوہ رقبہ دو کنال میں سے نصف مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ مرحومہ کا حصہ زمین میرے علاوہ درج ذیل وارثان کے نام بھی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں:۔

(۱) سید منور احمد باہری صاحب (۲) سید انور احمد باہری صاحب (۳) سیدہ رشیدہ تنویر صاحبہ (۴) سیدہ ناصرہ شاہین صاحبہ (۵) سیدہ طاہرہ متین صاحبہ

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد (۲۱ جون تا ۲ جولائی)

(۱) محترمہ اہلیہ نور احمد صاحب بذریعہ مکرم محمد نسیم صاحب فالو ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ ۔ ۱۰۰ روپے

(۲) " فوزیہ بیگم صاحبہ بذریعہ مکرم فقیر محمد صاحب گلگت (آزاد کشمیر) ۱۰۰ "

(۳) مکرم محمد حیات صاحب سیکرٹری مال سرگودہا۔ ۸۵ "

(۴) " ملک عبدالخبیر صاحب ابن مکرم ملک عبدالقادر صاحب دھرمپورہ لاہور ۵۰ "

(۵) " نصیر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۶۰ "

(۶) " منشی حمید اللہ صاحب مہدی پور کھنڈوالی ضلع سیالکوٹ ۵۰ "

(۷) " منشی سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال منڈیکے گورایہ ضلع سیالکوٹ ۶۰ "

(۸) میسرز آئیڈیل پلیئرز اینڈ بلڈرز اقصیٰ روڈ بذریعہ سیکرٹری مال صاحب دارالیمن ربوہ ۵۰ "

(۹) مکرم بشیر احمد صاحب نیگلہ ۱۸ ضلع گجرات ۳۰۰ "

(۱۰) " چوہدری محمد صفدر صاحب چک ۴۱ جنوبی ضلع سرگودہا ۱۰۰ "

(۱۱) " عنایت اللہ صاحب بذریعہ مکرم صادق صاحب نسیم رحیم یار خان ۱۰۰ "

(۱۲) " سیکرٹری مال صاحب چک ۳۱۲ کھتووالی ضلع فیصل آباد ۸۰ "

(۱۳) " میاں غلام محمد صاحب اوورسیر بذریعہ مکرم عبدالعزیز کھوکھر صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۵۰ "

(۱۴) " مقبول احمد صاحب بذریعہ مکرم عاشق محمد خان صاحب۔ صدر جماعت چک ۵۵-۵۶ گ ب ضلع فیصل آباد ۱۰۰ "

(۱۵) " نصیر احمد شاہ صاحب بذریعہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب جڑانوالہ ۱۰۰ "

(۱۶) محترمہ نصرت جہاں آرا بیگم صاحبہ بیلز کالونی بذریعہ مکرم سیکرٹری مال صاحب فیصل آباد ۵۰ "

(۱۷) مکرم ملک محمود احمد صاحب بذریعہ مکرم محاسب صاحب راولپنڈی ۱۰۰ "

(۱۸) " لعل خان صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ ۵۰ "

(۱۹) " نعمت اللہ صاحب بذریعہ مکرم شریف احمد صاحب سنوری لطیف آباد۔ حیدرآباد ۱۰۰ "

(۲۰) محترمہ بشریٰ بشارت صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات ۵۰ "

(۲۱) مکرم محمد اسلم محمد ارشد صاحبان منڈی بہاؤ الدین۔ گجرات ۵۸ "

(۲۲) " شیخ مبارک محمود صاحب نیلا گنبد بذریعہ مکرم مرکزی سیکرٹری مال صاحب لاہور ۵۰ "

(۲۳) " بشیر احمد صاحب شاہدرہ فیکٹری " " " ۵۰ "

(۲۴) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ باغبانپورہ " " " ۵۰ "

(۲۵) مکرم قریشی محمد صادق صاحب محمد نگر منجانب تایا صاحب و تائی صاحبہ دوالمیں لاہور۔ ۱۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نوٹس

بنام محمد انور صاحب جاوید کارکن دفتر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ

محمد انور صاحب جاوید کارکن دفتر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ۱۳ اکتوبر سے دفتر سے غیر حاضر ہیں۔ انہیں بذریعہ رجسٹرڈ خط A.D اطلاع دی گئی تھی کہ فوراً دفتر حاضر ہوں مگر رجسٹری بغیر تعمیل ہوئے واپس آ گئی ہے۔ مذکورہ بالا محمد انور صاحب جاوید کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس نوٹس کے اخبار میں شائع ہونے کے ایک ہفتہ کے اندر دفتر میں حاضر ہو کر اپنے فرائض بجا نہیں لائیں گے تو حسب ضابطہ ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اپنی تمام تر پاکیزہ روایات کیساتھ

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۳۰-۳۱ اخاء اکتوبر ویکم نبوت نومبر

گمنام

سالانہ جلسہ

منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام مجالس کی حاضری لازمی ہے (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۸۸

میں غزالہ نصیر فاروقی زوجہ نصیر احمد صاحب فاروقی پیشہ خاتون خانہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۷-۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- دو سیٹ طلائی وزنی ۱۰½ تولہ
۲- ایک انگوٹھی وزنی ½ تولہ
۳- انگوٹھی ہیرا مالیتی دو ہزار روپے
۴- چار عدد چوڑیاں وزنی چھ تولہ
۵- بالیاں ۱/۲ تولہ۔ کل زیورات طلائی ۱۷½ تولہ مالیتی ۳۲،۳۵۰/- روپے۔ حق مہر بیس ہزار روپے۔ کل جائیداد ۵۴،۳۵۰/- روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رشیدہ بیگم زوجہ الطاف حسین صاحب سنت نگر لاہور۔
گواہ شد: الطاف حسین خاوند موصیہ
وصیت ۸۶۸۹
گواہ شد: ملک عبداللطیف ستکوہی صدر حلقہ سنت نگر لاہور وصیت ۷۰۰۳

مسل نمبر ۲۴۷۹۰

میں حشمت بیگم زوجہ رانا چراغ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۹۴ گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۰-۱۹۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵،۰۰۰/- روپے
۲- زیور طلائی بالیاں ۹ ماشہ، ہار ۲¼ تولہ کل وزن ۳ تولہ مالیتی ۷،۵۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رشیدہ بیگم زوجہ الطاف حسین صاحب سنت نگر لاہور۔
گواہ شد: الطاف حسین خاوند موصیہ
وصیت ۸۶۸۹
گواہ شد: ملک عبداللطیف ستکوہی صدر حلقہ سنت نگر لاہور وصیت ۷۰۰۳

مسل نمبر ۲۴۷۹۱

میں احسان الحق خان ولد چراغ محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۸ ج۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- مکان پختہ برقبہ پونے تین مرلے جس میں تین کمرے ایک باورچی خانہ واقع چک ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد مالیتی چالیس ہزار روپے۔
۲- میری ذاتی زرعی زمین ۴۷ کنال ۱۲ مرلے واقع چک ۸۸ ج ب اور چک ۸۴ ج ب ۱۹ کنال ۱۲ مرلے۔ کل زرعی زمین ۶۷ کنال ۴ مرلے مالیتی ۱،۳۵،۰۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے سات ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۲،۱۰۰/- روپے
۲- ایک کچا مکان رقبہ پانچ مرلے واقع چک نمبر ۲۹۴ گ ب۔ مالیتی ۶،۰۰۰/- روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حشمت بیگم زوجہ چراغ دین صاحب چک ۲۹۴ گ۔ب
گواہ شد: غلام حسین ولد محمد یار صاحب چک ۲۹۴ گ ب ضلع فیصل آباد
گواہ شد: چراغ دین خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۷۹۱

میں احسان الحق خان ولد چراغ محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۸ ج۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- مکان پختہ برقبہ پونے تین مرلے جس میں تین کمرے ایک باورچی خانہ واقع چک ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد مالیتی چالیس ہزار روپے۔
۲- میری ذاتی زرعی زمین ۴۷ کنال ۱۲ مرلے واقع چک ۸۸ ج ب اور چک ۸۴ ج ب ۱۹ کنال ۱۲ مرلے۔ کل زرعی زمین ۶۷ کنال ۴ مرلے مالیتی ۱،۳۵،۰۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے سات ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: احسان الحق چک ۸۸ ج۔ب ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد: برکت علی صدر جماعت احمدیہ چک ۸۸ ج۔ب۔ ضلع فیصل آباد
گواہ شد: دوست محمد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۸ ج۔ب

مسل نمبر ۲۴۷۹۲

میں چوہدری محمد اکرم خان ولد ڈاکٹر محمد انور مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۲-۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ آٹھ سو روپے ۸۰۰/- ماہوار بصورت ملازمت بنک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی تو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - چوہدری محمد اکرم خان مکان نمبر ۲-۷-پی/۱۵ اسلام آباد
گواہ شد نمبر ۱ - نصیر احمد طارق وصیت ۱۸۳۴۸
گواہ شد نمبر ۲ - شریف احمد وصیت ۱۹۴۳۵

حضرت امام جماعت احمدیہ، قدرت ثانیہ کے مظہر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہر احمدی پیش نظر رکھے:-

"سچی بات یہ ہے کہ ہمارے سکھ اور چین کا وہ دن ہوگا۔ جب دنیا کی بڑی بھاری اکثریت کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جیت لئے جائیں گے اور دنیا کے ہر گھر میں توحید کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا۔ پس تم دعائیں کرو اور اپنے مقام کو پہچانو اور جو ذمہ داریاں ہیں ان کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے دن گزارو اور عاجزی سے خدا سے یہ دعا کرو کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے"

(خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن - ۹ر جون ۱۹۷۸ء)

ماہنامہ "انصار اللہ" ایسے تربیتی رسالہ کا مطالعہ فرمائیے

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام بھائی توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل کے ذریعہ کئی بار اعلان کروایا جا چکا ہے کہ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت خدام کو ٹائپ (اردو، انگلش) شارٹ ہینڈ، اردو، انگلش کی کلاسز کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ اور خدام کو سائنٹفک طرزِ تدریس کے ساتھ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ امید ہے مقامی و گرد و نواح کے خدام زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ آپ اس سے اپنا اچھا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں اور ملک کی خدمت بھی۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی چاہیئے

زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں یہ رقوم حضور انور کی ذاتی نگرانی میں مستحقین میں تقسیم ہوتی ہیں۔ کسی صاحب نصاب یا فرد جماعت یا عہدیدار کو یہ اجازت نہیں کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم یا اس کا کوئی حصہ اپنے آپ کسی جگہ خرچ کر لیوے اگر کسی عہدیدار یا کسی دوسرے فرد جماعت کے نزدیک کوئی شخص زکوٰۃ کے مال سے امداد دیئے جانے کا مستحق ہو تو اسے چاہیئے کہ حضور انور کی خدمت میں درخواست بھجوائے اسی طرح اگر کوئی صاحب اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ رقم اپنے غریب اور محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کرنا چاہیں تو نظارت بیت المال آمد کی وساطت سے حضور انور سے قبل از وقت منظوری حاصل کریں۔ کیونکہ زکوٰۃ کے مال پر زکوٰۃ دینے والے کا یا زکوٰۃ جمع کرنے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ کی تقسیم صرف امامِ وقت کا حق ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اسلم کی اہلیہ بشیراں بی بی مورخہ ۱۴ ستمبر کو فوت ہو گئی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بچے اور دو بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچگان کو احمدیت پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

(محمد سلیم چکیاں کلاں ڈاکخانہ سوہاوا ڈھوال تحصیل و ضلع گوجرانوالہ)

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے عزیزم ایم منور اقبال جاوید مجوکہ نے امسال ایف اے کے امتحان میں سرگودھا بورڈ میں آرٹس گروپ میں چھٹی اور ضلع جھنگ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی عزیز کو ایسی ہی کامیابیوں سے نوازتا رہے اور اسے احمدیت و انسانیت کا حقیقی خدمتگار بنائے آمین!

(ایم عمر حیات مجوکہ صدر جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی ضلع سرگودھا)

نفیس زری اینڈ ٹیلرز

شادی و دیگر تقریبات کے لئے برقعہ، غرارہ، لہنگا، دوپٹہ، ساڑھیاں اور عام کڑھائی کے علاوہ فوم والے پائینچے بنوانے کے لئے

نفیس زری اینڈ ٹیلرز

کالج روڈ ربوہ

پروپرائٹر: خلیل قیصر جنجوعہ

بچوں کی مٹی کھانے کی عادت کو دور کرنیوالی خوش ذائقہ ٹیبلٹس

بے بی ٹانک

BABY TONIC.

کا نرخ فی شیشی ۶/- روپے ہے۔ لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہنڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی سالانہ قیمت میں اضافہ — خصوصی رعایت

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ خریداری بالترتیب پندرہ روپے اور بارہ روپے ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت وغیرہ کی موجودہ مہنگائی کے پیشِ نظر یہ چندہ بہت کم ہے۔ اس بناء پر آپ کے یہ رسائل بہت خسارے میں جا رہے ہیں اور اکثر اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پورے کرتی ہے۔ لہٰذا چندہ خریداری میں اضافہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ غور ہے، لیکن صدر محترم نے صرف موجودہ خریداروں کے لیے خصوصی رعایت مرحمت فرمائی ہے کہ دس نومبر ۱۹۸۱ء تک خریداری کی تجدید کروا لینے والے خریدار پرانی شرح سے چندہ ادا کر سکیں گے۔

اس لیے اگر آپ اس رعایت سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چندہ خریداری ادا فرما دیں۔ یا منی آرڈر بھجوا کر یا وی پی وصول کر کے رقم کی ادائیگی کر دیں۔

منی آرڈر یا چندہ بھجواتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

وقفِ عارضی

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ قربان کرنے کے لیے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء صـ۲)

احباب جماعت وقت کی قربانی اپنے رب کے حضور وقفِ عارضی کی صورت میں پیش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

(بالمقابل ایوانِ محمود)

میں ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو مطب میں حاضر ہوں گے۔

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

مینجر:۔ مشہور دواخانہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴